مرثیہ

جب نینوا میں گلشنِ اسلام لُٹ گیا | دشتِ بلا میں دافعِ آلام لُٹ گیا
ایماں کا چین، دین کا آرام لُٹ گیا | سرمایۂ عقیدتِ اقوام لُٹ گیا
شامِ غریباں آئی شبِ غم کے روپ میں
ٹھنڈے ہوئے جو لاشے جھلستے تھے دھوپ میں

وقتِ سحر حرم کو ملا صدمہ مزید | اپنوں کو دفن کر چکا جب لشکرِ یزید
ملعون منا رہے تھے بیاباں میں جشنِ عید | پامال خاک پر تھا تنِ سرورِ شہید
بے دفن تھا جو لاشۂ سلطانِ کربلا
مدفون ہوتے کیسے شہیدانِ کربلا

جکڑا ہوا تھا لوہے نے عابدؑ کا جسمِ زار | دُرّے لگا رہے تھے شقی ان کو بار بار
تھے فکرِ ظلمِ تازہ میں بے دینِ اہلِ نار | لا کر بٹھائے اونٹ کہ ہوں بی بیاں سوار
آنے دیا نہ پاس لعین و شریر کو
زینبؑ نے خود سوار کیا ہر اسیر کو

www.emarsiya.com

زینبؑ سوار کر چکیں بے وارثوں کو جب | مقتل کی سمت دیکھ کے بولیں بصد تعب
بھیا سوار کیجئے آ کر بہن کو اب | بیدست ہے فرات پہ عباسِ تشنہ لب
تاریک رات۔ دن ہے یہ میری نگاہ میں
سارے عزیز سوتے ہیں قتل گاہ میں

سُن کر پھوپی کے دل شکن و دل فگار بین | بیڑی سنبھالے آگے بڑھا دلبرِ حسینؑ
زانوئے زین پہ ٹیک کے بولا وہ نورِ عین | رکھئے قدم سنبھال کے بنتِ شہِ حنین
دشمن ہیں گرد۔ اپنے سروں پر خدا تو ہے
زینہ سمجھئے۔ زانوئے زین العبا تو ہے

زینبؑ نے رکھا زانوئے سجاد پر قدم | گر گر کے چند بار اٹھی مبتلائے غم
آخر سوار جب ہوئیں زینبؑ بصد الم | بولا مریض۔ لاؤ شتر۔ ہوں سوار ہم
پایا جواب یہ نہ کہو ناتواں ہو تم
تا کوفہ پا پیادہ چلو سارباں ہو تم

مجبور و ناتواں چلا پکڑے ہوئے مہار | ٹھوکر جو لگتی گرتا تھا بیمار بار بار
ظالم نظر میں لاتے نہ تھے شدتِ بخار | دُرّے مریضِ غم کو لگاتے تھے بے شمار
چبھتے جو کانٹے پاؤں میں رہ جاتے ٹوٹ کر
تلوؤں کے چھالے روتے تھے خوں پھوٹ پھوٹ کر

جاتا تھا پاپیادہ وہ بیمار ۔ آہ آہ | تلواریں کھینچے گرد تھے خونخوار آہ آہ
نیزے چبھاتے تھے جو ستمگار ۔ آہ آہ | کہتا مریض ان سے بتکرار ۔ آہ آہ
لاشے تو زیرِ خاک چھپا لینے دو مجھے
بابا کی قبرِ پاک بنا لینے دو مجھے

سنتا نہ تھا اسیرِ ستم کی فغاں کوئی | انیاں چبھا کے نیزوں کی ہنستے تھے سب شقی
زینبؑ کا بس نہ چلتا تھا۔ رو بھی نہ سکتی تھی | پشتِ شتر پہ سر کو پٹکتی تھی دل جلی
سجادؑ تھامے اپنے دلِ پاش پاش کو
مڑ مڑ کے دیکھ لیتے تھے بابا کی لاش کو

ماؤں کے ہاتھ تھے پسِ گردن بندھے ہوئے | شدت سے بھوک پیاس کی بچے تڑپتے تھے
بے ہوش ہو کے اونٹ سے گرتے جو لاڈلے | ملعون انہیں کچلتے تھے گھوڑوں کی ٹاپوں سے
کوفے کے راستے میں یہ صدمے گزر گئے
کیا جانے کتنے بچے اسی طرح مر گئے

کوفے سے شام جانے میں گزرے جو حادثات | دل کو فگار کرتے ہیں ان کے تصورات
تاریخ میں جو ملتی ہے غمگین واردات | دامن میں اس کے ہوتے ہیں سنگین واقعات
خاموش ہو ظہور۔ طبیعت علیل ہے
فہرست ظلمِ دشمنِ دیں کی طویل ہے

www.emarsiya.com

مرثیہ

ہو کر اسیر کوفے میں جب آئے اہلبیتؑ | لٹکا تھا در پہ لاشۂ شیدائے اہلبیتؑ
مسلمؑ کا حال دیکھ کے تھرائے اہلبیتؑ | اس لاش سے یہ آئی صدا ہائے اہلبیتؑ
ہر چند غم ہے قید میں تم سب کو دیکھ کر
بے تاب روح ہے سرِ زینبؑ کو دیکھ کر

زینبؑ پکاریں اے سرِ غمخوار السلام | مسلمؑ سفیرِ سیدِ ابرار السلام
کہنے لگے یہ عابدِؑ بیمار السلام | بولا سرِ حسینؑ وفادار السلام
عریاں یہاں ترا جسدِ پاش پاش ہے
بے گور کربلا میں ہماری بھی لاش ہے

بازار کوفہ میں ہوا زینبؑ کا جب گزر | کہنے لگیں ہجوم سے سر اپنا [illegible] کر
اے اہلِ کوفہ کیا تمہیں اب تک نہیں خبر | کاٹا تمہاری فوج نے سبطِ نبیؐ کا سر
توڑے جو عہد تم نے گرفتارِ غم ہیں ہم
پڑھتے ہو جس کا کلمہ اسی کے حرم ہیں ہم